نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

نمبر ۴۷ - جلد ۶ | لودیانہ ۲۱ - نومبر ۱۸۷۸ع | قیمت فی پرچہ ۶ پائی

مناجات

من تصنیف منشی قاسم علی صاحب متخلص عاجز از الہ آباد

فضل کر یارب مسیح با خدا کے واسطے -
سید کونین شاہ انبیاء کے واسطے

دور کر رنج دلی ہر سخت مجکو بیکلی -
اُس شہ عالی ہمم کے خوں بہا کیواسطے

ہر طرف سے فوج غم نے آکے گھیرا ہے مجھے
دور کر یہہ رنج اُس معجز نما کیواسطے

میں بہت حیران ہوں کر رحم مجھپر ای کریم -
دے خوشی دلکو میری حب دوا کیواسطے

یا الہ العالمین یہہ عرض ہو میری قبول
بخشدے اُس شافع روز جزا کیواسطے

صدق ایماں مجکو دے ای میرے ربِّ ذوالمنن
ہاتھ اُٹھاتا ہوں یہی ہر دم دعا کیواسطے

دست بستہ ہوں کھڑا درگاہ عالی میں مسیح
رحم سے تاثیر دے اس التجا کیواسطے

روغن بلساں تیری رحمت کا ہر گز کم نہیں
خون تیرا ہی مرے زخم خطا کیواسطے

دے خوشی دلکو میرے سر سبز کر نخل مراد -
ای مسیح اپنے جلالِ کبریا کیواسطے

بارگاہ قدس میں تیرے یہہ میری التجا -
فضل ہو روح القدس کا مجھ گدا کیواسطے

کون تجھہ بن داد اس عاجز کی دیوے ای خدا
کر رہا ہوں التجا صبح و مسا کیواسطے

نور افشاں

افغانستان پر اہلِ انگلستان کی رائے

—— ولایتی اہل الرائے کے خیالات افغانستان کی نسبت آج کل یک لخت تبدیل نظر آتے ہیں کہاں وہ گرما گرمی کہ کابل پر اب تک چڑھائی کیوں نہیں ہوئی خیبر پاس سے انگریزی فوج کیوں نہیں گذری - بالاحصار کیوں ابتک قایم رہنے دیا - اور کیوں قندھار اور غزنی کو قبضہ میں لاکر امیر بحالت اسیری ہندوستان میں نہیں پہنچایا جاتا - اور یا یہہ نرمی کہ افغانستان کی چڑھائی لاحاصل ہی کابل کو قبضہ میں لینے سے کچھ فایدہ نہیں کیونکہ زار روس سرکار انگلشیہ کی اطمینان کر رہا ہی کہ عہد نامہ برلن سے گریز کرنا مجھہ کو کسی حالت میں منظور نہیں اور نہ انگریزوں سے یورپ میں خواہ ایشیا میں عہد امن کا انقطاع مدنظر ہی اور جب وہ یعنے روس ہم سے کسی طرح کا بگاڑ نہیں چاہتا تو ہماری ناحق کی فوج کشی بیفایدہ خونریزی اور مفت کی ملکی زیرباری سے کیا سود ✣

نہایت تجربہ کار اور پولیٹکل معاملات میں ہوشیار انگریزوں کی رائے سے صاف مفہوم ہوتا ہی کہ بیفایدہ لڑائی اور کشت وخون کا شوق انگریزی سرکار کو مطلق نہیں اور نہ ایسا کبھی ہونا چاہئے لیکن ساتھ ہی ساتھ اُن کے نزدیک ہندوستان کی شمال مغربی حد از سرِ نو قایم کر کے اسکا مضبوط اور مستحکم کرنا ہندوستان کی حفاظت کے

لئے از بس ضرور ہی وہ سمجھتے ہیں کہ روس وسط ایشیا میں دخیل ہوچکا ہی ترکستان میں اُسکی لشکرگاہیں مقرر ہوگئی ہیں اور اُسکی مخفی حرکات صاف جتلا رہی ہیں کہ وہ اپنا قبضہ ایشیا جنوبی پر بھی پھیلانا چاہتا ہی وہ ٹھیک انگریزوں کی سی چال چلنا مانگتا ہی جیسا انگریزوں نے ہندوستان میں دخل پاتے ہی ہندوستانی فوج بھرتی کرنی شروع کر دی تھی مثلاً تلنگانہ سے تلنگے بنگالہ سے رجنٹ ہائے بنگال پوربیہ وغیرہ سو وہ بھی چاہتا ہی کہ ترکی اور ترکمان کا لشکر اپنے افسروں کی معرفت بھرتی کرے اور جیسا انگریزوں نے ہندوستانی سپاہیوں کی معرفت ہندوستان پر قبضہ کرلیا تھا ویسا ہی رفتہ رفتہ وہ بھی انہیں لوگوں کی معرفت جنوبی ایشیا پر قابض ہو جاوے فی زماننا اُسکا حال ترکستان میں بعینہ ویسا ہی جیسا پہلے پہل انگریزی سلطنت کا حال کلکتہ میں بعہد لارڈ ولسلی صاحب بہادر تھا یعنی یہہ لوگ اُسکی جانب سے متنفر بلکہ اُسکے دشمن۔ سو روس کو ابتک بخاری یارقندی خوارزمی وغیرہ ترکستانی اقوام ایک لٹیرے دست انداز کی نظر سے دیکھتے ہیں نہ اُس سے اُن لوگوں کا چندان خلاملا ہوا ہی اور نہ اُسپر انکو کچھ اعتماد۔ اور یہی وجہ ہی کہ روس ابھی تاتاریوں میں سے سپاہ بھرتی کرنے پر کامیاب نہیں ہوسکا لیکن شدہ شدہ اگر ہو جاوے تو کچھ تعجب نہیں کیونکہ ایسی ویسی مزاحمت ذرا دیر کی سکونت سے خود بخود رفع ہو جایا کرتی ہی اور کیا عجب کہ روسی سلطنت تاتار اور اُسکے نواح میں ایسا ہی عروج پکڑے جیسا انگریزی سلطنت نے اس ملک میں پکڑا تھا اور یہہ بھی کچھ تعجب نہیں اگر روس دل میں سمجھتا ہو کہ جب ترکمان اور افغان وغیرہ ساری لڑاکی قومیں ہماری مطیع ہو جائینگی اور ہماری نوکری اختیار کرکے ہمارا نمک کھائینگی تب یہہ ہماری فوج ہندوستان کی سپاہ سے کئی درجہ بہتر اور مضبوط اور اچھی نکلیگی۔ یہہ البتہ بڑی دور اندیشی کی بات ہی اور پولیٹکل عمیق نظر سے دیکھی جاتی ہی سو ضرور ہی کہ ہماری گورنمنٹ بھی ہندوستان کی حفاظت کے امورات اسی عمیق نظر سے ملاحظہ فرماوے اور اُنکا انتظام کرے۔ یہہ خیال غلط ہی جیسا بعض ہندوستانی سمجھتے ہیں کہ انگریزوں کو روس کے جھٹ پٹ حملہ کا خوف ہی۔ ایسی کوئی بات نہیں جس سے اِس قسم کا خوف پیدا ہو اصل یہہ ہی کہ روس کو پشاور تک آنے میں کم سے کم اتنی ہی دیر لگیگی جتنی کہ انگریزوں کو کلکتہ سے دہلی تک آنے میں لگی تھی حالانکہ انگریزوں کی نسبت روس کے لئے فاصلہ بہت دور دراز کا قطع کرنا ہوگا ہاں کابل کا (اگر قایم رہ جاوے) تو اُسکے ساتھ ہو جانا جلد یک ایک بات ہی لیکن ان سب باتوں سے عیاں ہی کہ روس کو کسی نہ کسی دن انگریزوں سے کسی جگہہ پر آپس میں پڑوسیوں کی طرح ملنا ضرور ہی اور جب یہہ ملاقات لابدی ہی تو ہماری سرکار کے لئے ایک مضبوط سرحد کا قایم کرنا سب سے مقدم ہی پس ولایت کے دانشمند لوگ دیکھنے کے منتظر ہیں کہ افغانستان میں کونسا مقام سرحد قرار پاتا ہی +

بعض کی رائے میں موجودہ سرحد جو خیبر کے اِس طرف ہی ایسی مضبوط نہیں جیسے خیبر کے اُسطرف سو اگر یہہ صحیح ہی تو اِسکے انتظام کرنیکا ہماری سلطنت کے لئے یہی موقع ہی کیونکہ یہہ معلوم دے رہا ہی کہ خیبر کے اُدھر بڑوس کی سب قومیں ہماری طرفدار ہیں بلکہ قندھار تک کے سردار لوگ ہماری سرکار کے ہواخواہ ہیں اور یقین بھی ہی کہ ہماری سرکار عالی ایسی سرحد مقرر کئے بنا نہیں ہٹیگی سو دیکھا چاہئے کہ کونسی جگہہ منظور ٹھہرتی ہی +

التوائے جنگ

ایک تار برقی سے جو شملہ سے آئی ہی اُس سے معلوم ہوتا ہی کہ شاید بلا جنگ وجدل کے معاملات افغانستان مصالحت کے ساتھ طے ہو جائینگے +

پیشتر کی تار برقیوں سے معلوم ہوتا رہا کہ افغانستان کے معاملات ایسے پیچیدہ ہو رہے ہیں کہ بلا جنگ کے وے حل نہیں ہوسکتے اسی بنیاد پر ہندوستان کی فوجیں نہایت ہی چُستی کے ساتھ سامان جنگ کرکے سرحد پر پہونچیں اور تمام راجگان ومہاراجگان پنجاب ودیگر رُوسا ہندوستان نے گورنمنٹ ہند میں برائے امداد افواج درخواستیں روانہ کیں جو فوراً منظور ہوگئیں اور کوئی بات باقی نہیں رہی تھی کہ جسکے سبب سے جنگ میں وقفہ ہو لیکن وزرائے انگلنڈ نے جب سے یہہ رائے دی تھی کہ پیشتر اسکے کہ امیر کابل کے ساتھ جنگ کیا جاوے ایک مراسلہ امیر کے پاس اخیری بھیجا جاوے تو اِس معاملہ کا اَور ہی طور ہوگیا اور تجویز ہوئی کہ وہ مراسلہ نواب غلام حسین خاں جو پہلے کابل میں گئے تھے اُنکے ہاتھ بھیجا جاوے۔ مگر ساتھ ہی یہہ خیال بھی پیدا ہوا کہ اب مصالحت کی کوئی بات باقی نہیں رہی شائد نواب موصوف کے جان کا نقصان ہو اِسی خیال پر وہ مراسلہ نواب فیض محمد خاں کمانڈنگ افسر علی مسجد کے پاس بھیجا گیا اور اُسکی ایک نقل امیر کے ڈاکخانہ پشاور میں ڈالی گئی اور یقین کیا جاتا تھا کہ اگر ۲۰ رنومبر سے پیشتر جواب نہ آیا تو جنگ ہوگا تاحال وہاں سے کوئی جواب نہیں آیا معلوم نہیں کہ شملہ سے تار خبر مذکورہ بالا کس خیال کے ساتھ مشتہر ہوئی ہی + ہماری رائے میں اگر مصالحت کے ساتھ معاملہ طے ہو جاوے تو بہت ہی انسب ہی کیونکہ اگر جنگ ہوا تو نہ اہل افغانستان ہی کو بلکہ رعایا ہند کو بھی طرح طرح کی تکالیف میں مبتلا ہونا پڑیگا +

بقیہ توریت و انجیل کی پیشینگوئیوں کی پوری موافقت اور دنیا کی شروع سے مسیح کی قربانی نجات کا اکیلا وسیلہ ہے

کیونکہ اُن اظہاروں سے مسیح صاف صاف گواہی دیتا ہے کہ وہ آپ خدا کا بیٹا ہے اور آپ ابن آدم اور آپ گناہوں کا کفارہ اور آپ انسان کا شفیع اور آپ دنیا کا حاکم ہے بلکہ آپ کے سوا دنیا کے لئے کوئی نجات دینیوالا بالکل نہیں +

انجیل کی اور گواہیاں وے ہیں جو دنیا کی اطلاع کے لئے حواریوں کی معرفت دی گئیں۔ اور لحاظ کرنیکے لائق ہے کہ مسیح نے اُن مقبول گواہوں کو الہام کی نعمت عطا فرما کر اُنکی خدمت کے لئے اُنہیں کامل لیاقت بخشی۔ جیسا کہ یوحنا کے باب ۲۰ کی آیت ۲۱ میں لکھا ہے کہ (تب یسوع نے پھر اُنہیں کہا تم پر سلام جس طرح باپ نے مجھے بھیجا ہے میں بھی تمہیں بھیجتا ہوں۔ اور یہہ کہکر اُن پر پھونکا اور اُنہیں کہا روح القدس لو) لیکن حواریوں کی گواہیاں بہت طویل ہیں اس لئے ہم اُن سب کو یہاں داخل نہیں کر سکتے۔ اگر اِن گواہیوں میں سے ایک دوسرے کے لئے گواہی دیوے تو بس ہوگا۔ چنانچہ یوحنا کے پہلے باب میں پہلی آیت سے ۱۸ تک یوں لکھا ہے کہ (شروع میں کلام تھا اور کلام خدا کے ساتھ تھا اور کلام خدا تھا۔ وہی شروع میں خدا کے ساتھ تھا۔ سب چیزیں اُسکے وسیلہ پیدا ہوئیں اور بغیر اُسکے ایک بھی پیدا نہوئی جو پیدا ہوئی اُس میں زندگی تھی اور وہ زندگی آدمیوں کا نور تھی۔ اور نور تاریکی میں چمکتا ہے اور تاریکی نے اُسے دریافت نہ کیا۔ ایک آدمی خدا سے بھیجا گیا اُسکا نام یوحنا تھا۔ یہہ گواہی کے لئے آیا کہ نور پر گواہی دے تاکہ سب اُسکے وسیلہ ایمان لاویں۔ وہ نور نہ تھا بلکہ نور پر گواہی دینے آیا۔ سچا نور وہ تھا جو دنیا میں آکر ہر آدمی کو روشن کرتا ہے۔ وہ دنیا میں تھا اور دنیا اُس سے پیدا ہوئی اور دنیا نے اُسے نہ جانا۔ وہ اپنوں پاس آیا اور اپنوں نے اُسے قبول نہ کیا۔ پر جتنوں نے اُسے قبول کیا اُنہیں اُس نے خدا کے فرزند ہونیکا اقتدار بخشا یعنے اُنہیں جو اُس کے نام پر ایمان لاتے ہیں۔ وے لہو سے نہیں نہ جسم کی خواہش سے نہ مرد کی خواہش سے بلکہ خدا سے پیدا ہوئے ہیں۔ اور کلام مجسم ہوا اور فضل اور راستی سے بھرپور ہو کر ہم میں سکونت کرتا رہا اور ہمنے اُسکا جلال دیکھا ایک جلال جیسے باپ کے اکلوتے کا۔ یوحنا نے اُسکی بابت گواہی دی اور یوں کہکے پکارا کہ یہہ وہی ہے جسکا میں نے ذکر کیا کہ میرے پیچھے آنیوالا مجھ سے مقدم ہوا کیونکہ مجھ سے پہلے تھا۔ اور اُسکی بھرپوری سے ہم سب نے فضل پر فضل پایا۔ کیونکہ شریعت موسیٰ کی معرفت دی گئی پر فضل اور راستی یسوع مسیح سے پہنچی۔ خدا کو کسی نے کبھی نہیں دیکھا اکلوتا بیٹا جو باپ کی گود میں ہے اُسی نے بتلا دیا) حواریوں کی گواہی کی یہہ ایک ہی نظیر جو اِس جگہہ لکھی گئی بتلاتی ہے کہ مسیح کی ازلیت اور اُلوہیت اور اُسکا مجسم ہونا اور کفارہ دینا بلکہ نجات صرف اُسی کے وسیلہ ہے یہی عمدہ مسایل ہیں جو حواری لوگ کلیساؤں میں مشہور کیا کرتے تھے۔ پس ثابت ہوا کہ حواری بھی توریت و انجیل کے دوسرے سارے گواہوں کے ساتھ متفق ہو کر مسیح کی بابت یہہ گواہی دیتے ہیں کہ وہ صرف خدا کا بیٹا ہی نہیں بلکہ خدا کا برہ ہے جو دنیا کے گناہوں کو اُٹھا لیجاتا ہے +

انجیل کی ایک اور وحی اُس زورآور فرشتہ کے وسیلہ سے ہے جو مسیح کے مریدوں کو اُسکے پھر زندہ ہونیکی خبر پہنچانے کے لئے اُس غار کے منہہ پر جسمیں وہ دفن ہوا تھا بیٹھا تھا۔ چنانچہ متی کے باب ۲۸ کی آیت پہلی میں یوں لکھا ہے کہ (سبت کے بعد جب ہفتہ کے پہلے دن پو پھٹنے لگی مریم مگدلینی اور دوسری مریم قبر کو دیکھنے آئیں۔ اور دیکھو ایک بڑا زلزلہ ہوا کیونکہ خداوند کے فرشتہ نے آسمان سے اُترکے اور پاس آکر پتھر کو دروازہ سے ڈھلکایا اور اُسپر بیٹھ گیا۔ اُسکی صورت بجلی سی اور اُسکی پوشاک برف سی سفید تھی۔ اور اُسکی دہشت سے نگہبان کانپ گئے اور مُردے سے ہو گئے۔ پر فرشتہ عورتوں کو کہنے لگا تم مت ڈرو کیونکہ میں جانتا ہوں کہ تم یسوع کو جو مصلوب ہوا ڈھونڈھتی ہو۔ وہ یہاں نہیں ہے کیونکہ جی اُٹھا ہے جیسا اُسنے کہا تھا آؤ دیکھو یہہ جگہہ جہاں خداوند پڑا تھا)۔ اِس زورآور فرشتہ کا کلام توریت و انجیل کے دوسرے سب گواہوں کے ساتھ متفق ہو کر مسیح کی بابت یہہ گواہی دیتا ہے کہ وہ خدا کا بیٹا اور انسان کا خالق اور دنیا کا شفیع ہے۔ کہ دیکھو جب فرشتہ عورتوں نے کہا کہ (میں جانتا ہوں کہ تم یسوع کو جو مصلوب ہوا ڈھونڈھتی ہو وہ یہاں نہیں ہے کیونکہ جی اُٹھا ہے جیسا اُس نے کہا تھا آؤ دیکھو یہہ جگہہ جہاں خداوند پڑا تھا) تو یے الفاظ اگرچہ مختصر ہیں تو بھی خدا کے بیٹے کی اُلوہیت اور کفارہ اور جی اُٹھنے وغیرہ کو خوب ثابت کرتے ہیں + باقی آیندہ

منقولات

شہر قسطنطنیہ

آجکل اکثر لوگوں کا خیال شہر روم یعنے قسطنطنیہ کی طرف بہت پھرتے ہیں۔ بہت برس سے قوم روس اُس خوبصورت دار السلطنت پر ایسی نگاہ کرتی ہے جیسا کوئی باز اُس شکار پر جس پر وہ جھپٹنے چاہتا کرتا ہو۔ اور یورپ کی اور قومیں اگرچہ جانتی ہیں کہ ترک لوگ بسبب اپنی کمزوری اور اپنی حکومت کی بے انتظامی کے اُس کے مالک بہت دیر تک نہیں رہ سکتے ہیں تو بھی ڈرتے ہیں نہ ہو کہ کوئی اور سلطنت اِس شہر کو اپنے قبضہ میں لانے سے ہمارے واسطے خطرے کا باعث ہو جائے +

نقشہ دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ اگر کوئی زبردست قوم قسطنطنیہ کو اپنا صدر شہر بنا وے تو جگہہ ایسی افضل ہے یعنے دو سمندر کے بیچ میں اور گویا یورپ ایشیا اور افریقہ کے کنارے پر ہے کہ بادشاہت مذکور بسبب اپنے باشندوں کی تجارت کے بہت دولتمند ہو سکتی یا اگر لڑائی کرنے چاہے اکثر قوموں کو بہت نقصان پہونچا سکتی ہے +

نہ صرف آجکل کی سرگذشت سے بلکہ خدا کے کلام کی نبوتوں سے گمان غالب ہے کہ یہہ خوشنما جگہہ ترکوں کے اختیار میں بہت دنوں تک نہ رہیگی۔ لیکن معلوم نہیں کہ کون لوگ ترکوں کے جانشین ہونگے نہ کون کون آفتیں اُس قدیم دار السلطنت پر اُٹھ گئیں۔ پس جس حال میں کہ آجکل عالم لوگ اُس شہر کی بابت اتنی گفتگو کرتے ہیں مناسب ہے کہ ہم یہہ بیان کریں کہ شہر مذکور کی کب اور کس سے بنیاد ڈالی گئی اور گذرے زمانوں میں اُسکی کسطرح کی تواریخ ہوئی ہے۔

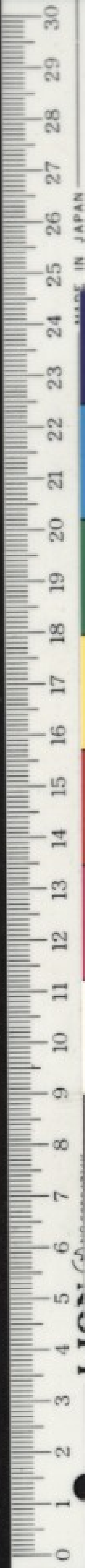
جیسا اسکندر بزرگ نے اپنی سرفرازی کے دنوں میں شہر اسکندریا کو قایم کیا جو اب تک مشہور تجارت گاہ ہے اسیطرح کانسٹین شہنشاہ کی سربلندی کے دنوں میں اُسکے دل میں یہہ خواہش پیدا ہوئی کہ میں بھی ایک شہر کی بنیاد ڈالونگا اور اُسے خوبصورتی و شان و شوکت میں روم قدیم کے برابر بنا کر اُسے اپنے نام کے نشان کے لیے چھوڑونگا۔ چنانچہ سنہ ۳۲۴ء میں جب وہ یورپ کی طرف جنگ کرنے کیواسطے گیا تو اُسنے اُسجگہ کو جہاں بیزانٹیئم نامے گانو آباد تھا بہت پسند کیا وہ ابنائے باسفورس کے اوپر بنا تھا جہاں یورپ اور ایشیائے ایک دوسیرکی نزدیک آتے ہیں۔ وہاں کی زمین بہت ہی زرخیز اور آب و ہوا موافق تھی اُسکے بندرگاہ بہت بڑے اور محفوظ تھے۔ بادشاہ نے دیکھا کہ یہاں جو شہر بنے تو تاجروں کے واسطے بہت معقول اور جنگیں اُسکا محافظت کرنا بہت آسان ہوگا ان سب کے سوا اُسکے چاروں طرف کے منظر اسقدر خوشنما معلوم ہوتے تھے کہ دیکھنے والے کے دلکو فریفتہ کرتے تھے پس کانسٹین نے اپنے دلمیں قصد کیا کہ یہاں ایک شہر روم اُٹھیگا جو روم قدیم سے بڑا اور عالیشان ہووےگا اُسکی رونق کے سبب سے زمانوں سے زمانوں تک میری ناموری بنی رہیگی +

بادشاہ کے حکم کے بموجب قاصد لوگ تمام سلطنت میں ہنرمند معماروں اور ہوشیار راجوں اور کاریگروں کی تلاش میں پھرنے لگے۔ شاہانے خزانے سُنل پانی کے انڈیلے گئے۔ لاکھوں مزدور وہاں محنت کرنے کو اکٹھے کیئے گئے۔ کالا سمندر کے کنارے کے درخت ستانوں سے لاکھوں درخت کاٹے گئے اور کوہ پورکونیس کا سفید سنگ مرمر بہتایت سے کھودا گیا تھا۔ یونان اور ایشیاے کوچک کے شہروں میں سے بہتیری تحفہ چیزیں اور اُنکے سب سے اچھی بہادروں اور دیوتاؤں کی مورتیں اِن نئی عمارتوں کے آراستہ کرنے کے لئے وہاں جمع کی گئیں تھیں +

چنانچہ سنہ ۳۳۰ء کے مئی مہینے میں شہر یہاں تک تعمیر کیا گیا تھا کہ بادشاہ نے اُسکا نام رکھا۔ کانسٹین تو عیسائی کہلاتا تھا لیکن کئی باتوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ بُت پرستی کی محبت اُسکے دل میں جمی رہتی تھی اُسنے پہلے بڑی شان و شوکت سے مریم کنواری کے نام پر شہر مخصوص کیا لیکن اس نیاز کرنے کے بعد اُسنے قدیم بت پرست دستوروں کو کام میں لاکے اُسکو کانسٹینٹین نوپل یعنے کانسٹین کا شہر نام دیا +

جبتک بادشاہ جیتا رہا تب تک بڑے شوق سے اپنی نوآبادی کو بڑھاتا اور آراستہ کرتا رہا۔ اُسنے اُن امیروں کو جو اُس میں آکے بسے بہتیرے حقوق بخشے اور اسلیے بہتیرے بڑے اور دولتمند لوگوں نے وہاں مقام کیا۔ پھر بادشاہ کے حکم سے اناج اور تیل روز روز کثرت سے وہاں بانٹا جاتا تھا اور اسلیے غریب لوگ بھیڑ کی بھیڑ وہاں جمع ہوے۔ جب سنہ ۳۳۷ء میں کانسٹین جان بحق ہوا اور وہ بڑی دھوم دھام سے وہاں دفنایا گیا۔ اُسوقت سے لیکے جبتک محمد دویم کے تحت میں نہ آیا شہر کا حال عجیب طرح سے بدلتا رہا +

وہاں کلیسیا کی کئی ایک مجلس عام اجلاس ہوئیں مثلاً سنہ ۳۸۱ء میں ایک مجلس اسواسطے جمع کی گئی





جس میں روح القدس کی الوہیت کی بابت مباحثہ ہوا اور ایک سنہ ۵۵۳ء میں بدن کے جی اٹھنے اور روح کی پیش ہستی کے باب میں اُریجن وغیرہ کے برخلاف فراہم ہوئی۔ پھر سنہ ۶۹۲ء میں پادریوں کے بیاہی جانے اور سنہ ۷۵۴ء میں تصویروں اور مورتوں کے عبادت کے کام میں لانیکی بابت اکٹھی کی گئی۔ سنہ ۸۶۹ء میں ایک اور مجلس تھی جسکو رومن کیتھلک کلیسیا آٹھویں جو تھی مجلس بتلاتی ہے*

لیکن انکے سوا شہر ندکور کے آس پاس بڑی بھاری لڑائیاں واقع ہوئیں جب یونانیوں کی ابتری ہونے لگی تب وینس اور فرانس کے لوگ اپنی فوجوں اور بجروں کو ملاکر اُسپر حملہ آور ہوئے۔ انکا سردار ڈنڈولو نامے تھا اور اگرچہ وہ بڈھا اور اندھا تھا تو بھی جنگ کرنے میں نامی ہوا۔ تھوڑے دن میں وے شہر پر قابض ہوئے۔ اور اُس سے سونا چاندی مخمل جوہرات قیمتی پوشاک وغیرہ کے خزانے لوٹ نے لگے۔ کہتے ہیں کہ لوٹ جو کہ دونوں فوجوں میں تقسیم کی گئی سو اُس تمام محصول سے جو کہ اُن دنوں میں انگلستان میں اکٹھا کیا جاتا تھا پندرہ گنا زیادہ تھی*

قسطنطنیہ ۵۰ برس تک فرانسیسی لوگوں کے ہاتھ میں رہا لیکن سنہ ۱۲۶۱ء میں میکیل نامے یونانیوں کا سلطان پھر اُسپر قابض ہوا پر اُسکے جانشین ایسے بادشاہ نہ تھے جو دیر تک اُسکی محافظت کریں۔ اُن میں نہ بہادری نہ ہوشیاری پائی جاتی تھی وے حاکموں کے فرایض سے غافل اور عیاشی سے کم زور ہوگئے تھے۔ چنانچہ اُنکی حکومت میں سلطنت روز بروز ناقص اور ضعیف ہوتی جاتی تھی۔ اُن دنوں میں ترکی سردار اسلام کو یورپ میں بہت پھیلانے چاہتے تھے بلکہ شہر گالی پولی اُنکے ہاتھ آگیا تھا جو یورپ میں داخل کرنیکے لئے گویا کھلا دروازہ تھا۔ سنہ ۱۳۹۶ء میں شہر نکاپلس کے پاس ایک بڑی لڑائی ہوئی جس میں ترک لوگ عیسائیوں پر غالب ہوئے اور اس سے اُنکی دلیری اور اُمید بہت بڑھ گئی۔ بیشک اُسوقت قسطنطنیہ مسلمانونکے قبضہ میں آجاتا لیکن اتنے میں تیمور بیگ فارس پر فتح مند ہوکے ترکونکی مخالفت کرنیکے لیئے آیا۔ تیمور نے بجزت نامے ترکی فوج کے سردار کو خوب شکست دی اور شہر تھوڑے دن کے لئے بچایا گیا۔ محمد اول کی سلطنت میں ترک لوگوں کی حکومت پھر بحال ہوئی۔ اُسکے بیٹے نے یونانیوں کے بہت اطراف کو اپنے قبضہ میں کر لیا۔ ہنگری اور پولینڈ کے ملکوں نے اپنی فوجوں کو ملاکر اُسکی چڑھائی کو روکنی چاہا لیکن سنہ ۱۴۴۴ء میں ایک بڑی لڑائی ہوئی جس میں ترک لوگ پھر فتح مند نکلے۔ تب یونانیوں کے بادشاہ نے یہہ سمجھکر کہ یورپ پر بڑی آفتیں آنیوالی ہیں رومی اور یونانی کلیسیاؤں کو ملانے چاہا لیکن اُنکی ساری کوششیں بے فایدہ نکلیں کیونکہ یونانیوں نے کہا ان لوگوں سے جو ناحق ہمارے دین کے منکر ہوئے ہم کبھی ملاپ نکرینگے۔ اور رومیوں نے چاہا کہ وہ کام جو ہماری محنتوں اور ترغیبوں سے نہ بن پڑا یعنے یونانی کلیسیا کی ہلاکت سو اب ترکوں کے زور سے کیجائیگی*

چنانچہ جب محمد دوم امورات کا جانشین ہوا تب وہ آفتیں جنکی انتظاری بہت برس سے کی تھی آنے لگیں محمد کئی ماہ تک قسطنطنیہ کے محاصرہ کے لئے سامان تیار کرتا رہا۔ اُس نے کئی قلعوں کو اُٹھایا تاکہ اُن جہازوں کو روکے جو ابنائے باسفورس میں آتے جاتے تھے۔ اور ایک فراری نے یونانیوں کو چھوڑکر اور اُس پاس آکر اُسکو نہ صرف یونانیوں کی کمزوری ظاہر کی بلکہ اُنکے مخالفوں کو سکھایا کہ کسطرح بڑی بڑی توپوں کو بناوے۔ چنانچہ شہر ایڈریانوپل میں ایک بڑا توپخانہ تیار کیا گیا اور بھرت سازوں نے اتنی بڑی توپوں کو بنایا کہ بڑی بڑی دیواریں اور سب سے مضبوط قلعے بھی بمشکل تمام اُنکا مار نہ سکیں*

اتنے میں کانسٹین ازحد دلیری سے اُنکی مخالفت کرنیکے لئے بڑی بڑی تدبیریں اور کوششیں کرتا رہا۔ شہر میں سے اُسنے چار ہزار نو سو سپاہیوں کو اکٹھا کرکے اُنہیں ہتھیار بند کیا۔ ایک امیر نے بڑے انعام کا وعدہ پاکے اطالیا کے دو ہزار ہیاروں کو اُسکی مدد کے لئے پہنچایا۔ بادشاہ نے بڑی زنجیر کو بنواکے اسکو شہر کی بندرگاہ کے وار پار کھینچ لیا اور کئی جنگی جہازوں کے وسیلے سے اُسکی محافظت کی تاکہ دشمن کی بحر بندرگاہ پر غالب نہ آوے۔ بادشاہ نے ایک ایلچی پاپا صاحب کے پاس بھیجکے یہہ وعدہ کیا کہ اگر آپ ہماری مدد کے لئے فوج بھیجینگے تو میں آپکی حکومت کی تابعداری مانونگا۔ اِس سے پاپا صاحب بہت خوش ہوا اور اُسنے کئی کاہنو کو قسطنطنیہ میں بھیجدیا تاکہ رومی اور یونانی دونو کلیسیاؤں کے ملاپ کو ظاہر کرے۔ چنانچہ اُنکے آنے پر اُس بڑے گرجہ گھر میں جو آجکل سینٹ صوفیہ) نام سے مشہور ہے بڑا میلہ کیا گیا* باقی آیندہ

مراسلات

سوالیس کا خیال

بائبل کی تعلیم تثلیث کے مسئلہ اور تین اقنوم کے بیان میں ایسی صاف ہے کہ بعضے لوگوں نے سوچا ہی کہ اس سے تین الگ الگ خدا کا گمان پیدا ہو سکتا ہے اس گمان کے دور کرنے کے لئے انہوں نے تثلیث کا یوں بیان دیا ہے کہ تثلیث کے تینوں اقنوم سے ہمکو تین خدا نہ سمجھنا چاہئے بلکہ ایک خدا تین مختلف بھیس یا حالت میں ایسے خیال کا ایک مشہور معلم سوالیس نامی افریقہ میں تیسری صدی کے درمیان پیدا ہوا اور تعلیم دیتا رہا مسیح کی پچھلی گفتگو میں سے شاگردوں کے ساتھ جو آیتیں میں نے پیش کی ہیں اُنسے صاف معلوم دیتا ہے کہ تینوں اقنوم الگ الگ ہیں اُنکا کام الگ لیکن وے ایک ہی وقتمیں کام کرتے ہیں پھر مسیح کے بپتسمے کے وقت ہم پڑھتے ہیں کہ روح القدس اُسپر اُتری اور باپ کی آواز آسمان پر سے سنائی دی یہہ میرا پیارا بیٹا ہے اس بیان سے ہم کیونکر سوچ سکتے ہیں کہ باپ اور روح القدس ایک اقنوم ہے مختلف حالت میں بائبل کی تعلیم اس امر میں بھی ہے کہ باپ ایک اقنوم اور بیٹا ایک اقنوم اور روح القدس ایک اقنوم ہے اور اگرچہ تینوں الٰہی صفت میں برابر ہیں تو بھی تین ازلی نہیں بلکہ ایک ازلی نہ تین غیر محدود غیر مخلوق قادر مطلق خدا یا خداوند بلکہ صرف ایک ہے +

اوپر کا بیان پڑھکر شاید کوئی کہے کہ تم بیان کرتے ہو الٰہی ذات میں تین اقنوم ہیں اور یہہ تینوں برابر صفت رکھتے ہیں درجہ میں یکساں تینوں ازل سے ہیں تینوں غیر محدود قادر مطلق خدا اور خداوند اور تم کہتے ہو کہ اُنکا نام باپ بیٹا اور روح القدس ہے ہم کسطرح جانیں کون اُن میں سے باپ اور کون بیٹا اور کون روح القدس ہے کیوں نہ تینوں کو باپ کہو یا بیٹا یا روح القدس کہو تمہارا بیان ایسا ہے کہ اس سے سمجھا جاتا ہے کہ تین باپ ہیں یا تین بیٹے یا تین روح القدس ہیں اسکا جواب یہہ ہے کہ اگرچہ ذات الٰہی کے اقنوم قدرت اور عظمت اور ازلیت میں برابر ہیں تو بھی اُن کے درمیان ایک نسبت ہے جو کہ الفاظ باپ بیٹے اور روح القدس سے ظاہر ہوتی ہے مثلاً بیٹے کی نسبت بائبل میں یہہ بیان ہوا ہے کہ وہ باپ سے مولود ہے الفاظ باپ اور بیٹا معلوم ہوتا ہے کہ ارادتاً چنے گئے تاکہ جہاں تک ممکن ہے انسانی زبان میں اس نسبت کو ظاہر کرے اور ہم معلوم کریں کہ پہلے اقنوم کی نسبت دوسرے اقنوم کی طرف بعینہ ایسی نہیں ہے جیسی دوسرے اقنوم کی پہلے اقنوم کی طرف ایسا ہے روح القدس کی نسبت بائبل میں بیان ہوا کہ وہ باپ سے نکلا ہے وہ باپ سے بھیجا گیا ہے اور بیٹے سے بھی وہ باپ کی روح کہلایا ہے بیٹے کی بھی روح کہلایا ہے اور مسیح کی بھی روح کہلایا ہے اُسکا بھیجا جانا اور اُسکا نکلنا باپ اور بیٹے سے اُسکی نسبت ظاہر کرتا ہے اُن دونوں اقنوم کی طرف جیسا مولود ہونے کے لفظ سے بیٹے کی نسبت باپ سے ظاہر ہوتی ہے میں ان الفاظ کے ٹھیک اور پورے معانی نہیں سمجھتا تو بھی میں اُنکا استعمال کرتا ہوں کیونکہ بائبل میں اُنکا استعمال ہوا ہے اور اُن کے وسیلے سے پاک اقنوم کی نسبت اور علیحدگی ظاہر ہوتی ہے اتھاناسیس کے عقیدہ میں اس بات کا یوں بیان ہوا ہے باپ کسی سے مصنوع نہیں نہ مخلوق نہ مولود بیٹا اکیلا باپ سے ہے مصنوع نہیں نہ مخلوق پر مولود ہے روح قدس باپ اور بیٹے سے ہے نہ مصنوع نہ مخلوق نہ مولود پر نکلتا ہے پس ایک باپ ہے نہ تین باپ ایک بیٹا ہے نہ تین بیٹے ایک روح قدس ہے نہ تین روح قدس اور اس تثلیث میں ایک دوسرے سے پہلے یا پیچھے نہیں ایک دوسرے سے بڑا یا چھوٹا نہیں بلکہ بالکل تینوں اقانیم باہم ازل سے برابر یکساں ہیں اس لئے سب باتوں میں جیسا کہ اوپر بیان ہوا تثلیث میں توحید کی اور توحید میں تثلیث کی پرستش کرنی چاہئے اشارہ تثلیث کا عہد عتیق میں میں تثلیث کی نسبت عہد عتیق کی گواہی کسیقدر بیان کر چکا مئنے دکھلایا ہے کہ کیونکر نبوت کی کلام میں انیوالا نجات دہندہ خدا کہلاتا ہے اب میں صرف اُن اشارات کو بیان کرونگا جو عہد عتیق میں پائے جاتے ہیں اور جن کے وسیلہ سے مسئلہ تثلیث تصدیق ہوتا ہے یہہ گواہی جیسا کہ صدر میں بیان ہوا ایسی پوری اور صاف نہیں ہے جیسی کہ عہد جدید کی گواہی تو بھی اسکی قدر و منزلت بڑی ہے کیونکہ یہہ گواہی بلا قصد اور بلا ارادہ دی گئی ہے پورا ظہور تثلیث کا عہد جدید میں ہے اس کے پیشتر اسکی حاجت نہیں تھی لیکن تو بھی اسواسطے کہ خدا کی ذات۔ وحدانیت میں تثلیث ہے پرانے عہد نامہ میں بھی اسکی چمک کہیں کہیں نظر آتی ہے جیسا پیشتر بیان ہوا موعود نجات دہندہ دوسرا اقنوم تثلیث کا نبیوں کی کلام میں خدا کر کے تعبیر ہوا باقی آئیندہ

اخبارات تار برقی

پشاور۔ ۱۲ نومبر حکم ہوا ہو کہ چار برگیڈ میں سے دو تھرا تہانہ میں جمع ہو اور دوسری دو برگیڈ کوہستان خیبر کیطرف جاوے۔ اس خبر دو کے ساتھہ توپخانے ہیں۔ اگر ممکن ہو تو ۲۱ کو حملہ کیا جاویگا۔ کمسرٹیٹ اور میڈیکل کے علاقے کا کام بہت پیچھے ہٹا ہوا ہو اور غیر ممکن معلوم ہوتا ہو کہ اُس وقت تک سب تیار ہو جاوے میجر بروان متعلق ریل انجنیر اس فوج کے چیف انجنیر مقرر ہوئے ہیں +

سینٹ پیٹرزبرگ۔ ۱۲ نومبر شہنشاہ روس نے سفیر برطانیہ کے جو یہاں ہو خاطر نشین کیا ہو کہ اُنکی خواہش ہو کہ وہ برلن کے عہد نامہ کو نہایت صداقت کے ساتھہ عمل میں لاویں تاکہ امن برقرار رہے +

نیم سرکاری طور پر انکار کیا گیا ہو کہ زار بیمار ہیں +

قسطنطنیہ۔ ۱۲ نومبر مابین سلطنت ٹرکی اور آسٹریا کے نہایت اتحاد ہو +

کہتے ہیں کہ وزرائے ٹرکی کی کونسل نے بڑی دلدہی کے ساتھہ گریس کے اُس خط کو ملاحظہ کیا ہو جس میں اس بات کی اِستدعا ہو کہ چند شخص مقرر کئے جاویں کہ وے اِضلاع شمالی گریس کے سرحد کا فیصلہ کریں +

مدحت پاشا شام کے گورنر مقرر کئے گئے ہیں +

خبر آئی ہو کہ نجد کے وہابیوں نے حکام ٹرکی پر یورش کی ہو اور ریاض کے امیر عبد اللہ بن فیصل (ذیصل) اس یورش کے سردار ہیں +

لنڈن۔ ۱۴ نومبر کونٹ شوبلاف شہر میسینہ میں تشریف لیگئے اور وہاں آسٹر ہنگری کے وزیر اعظم کے پاس بیان کیا کہ گورنمنٹ روس کا اِرادہ ہو کہ جسقدر عہد نامہ برلن کی شرائط پر پورا پورا عملدرامد کیا جاوے جسطرح کہ پیشتر زار روس نے لارڈ لافٹس کے پاس سینٹ پیٹرزبرگ میں بیان کیا تھا۔

روس نے یہہ ظاہر کیا ہو کہ یونان کی بابت ہمارے اور فرانس کے درمیان اِتفاق ہو اور اس معاملہ میں ہم فرانس کی مدد کرینگے +

وہ کمیٹی جو معاملات رومیلیا کی بابت قایم ہوئی تھی اُسکا کام بخوبی چل رہا ہو اور روسیوں نے اُس کی آمدنی کو کمیٹی کے بھروسہ پر چھوڑ دیا ہو +

لنڈن۔ ۱۴ نومبر۔ اخبار ٹائمس میں ایک خط سر بارٹل فیر کا جو ماہ جنوری ۱۸۷۵ء کا لکھا ہوا تھا اور یہہ خط سر جان لارنس صاحب کے ایک خط کے جواب میں شایع ہوا تھا۔ اڈیٹر اخبار ٹائمس کی رائے ہو کہ اس خط کا خلاصہ یہہ ہو کہ گورنمنٹ انگلنڈ کو مناسب تھا کہ ملک افغانستان کی حفاظت دوستانہ کیجاوے مگر تو بھی ملک مذکور خود مختار رہے اور ایسی حالت میں ملک افغانستان روسیوں کی پیشقدمی کو روک سکتا ہو اور یہہ بھی لکھا ہو کہ کابل میں انگریزی ایجنٹ رکھنا چاہئے تھا +

لنڈن۔ ۱۵ نومبر مسٹر گلیڈسٹون نے بیان کیا ہو کہ لارڈ بیکنسفیلڈ کی سپیچ میں جو انہوں نے گلڈہال میں حدود افغانستان و ہندوستان کے بیان کی بہت غلطیاں نظر آتی ہیں۔ صاحب موصوف یہہ بھی بیان کرتے ہیں کہ ان حدود میں جو فی الحال قایم ہیں تغیر و تبدل نکرنا چاہئے۔ صاحب ممدوح کی معاملات یورپ کی نسبت یہہ رائے ہو کہ اگر یورپ کے دیگر سلاطین روسیوں کے بڑھجانیکو روکنا چاہتے ہیں تو ان اقوام کو جو ملک روس کی سرحد سے ملحق ہیں خود مختار بنانا چاہئے +

اِنگلنڈ میں فی الحال ایک کمیٹی قایم ہو رہی ہو جسکے میر مجلس لارڈ لارنس مقرر ہوئے ہیں اور یہہ کمیٹی اس امر کیواسطے قایم ہوئی ہو کہ لوگوں کی یہہ درخواست سُنی جاوے گو کہ پارلمینٹ کا اجلاس وقت موعودہ سے پیشتر ہو اور معاملات افغانستان کی نسبت غور کیجاوے +

لارڈ سالسبری نے مسٹر ایورٹس سکرٹری اف سٹیٹ امریکہ کے مراسلہ کے جواب میں لکھا ہو کہ امریکہ کو وہ روپیہ جو جزیرہ نیوفوبولنڈ کے ماہی گاہوں کے واسطے مقرر ہوا ہو دینا چاہئے اس حال میں پریسیڈنٹ ہیز صاحب نے حکم جاری کیا ہو کہ ۲۳۔ نومبر کو یہہ روپیہ ادا کیا جاوے +

مارکوئیس آف لارن کنیڈا کیطرف روانہ ہو گئے ہیں +

جنرل رازگنوف جنرل اسٹولیٹاف کی جگہہ کابل کے ایلچی مقرر ہوئے ہیں +

بمبئی ۱۶۔ نومبر اخبار ٹائمس آف انڈیا بیان کرتا ہو کہ وہ حکم جو ہوا تھا کہ رسالہ پونا جنگ کے واسطے تیار رہے منسوخ ہو گیا ہو اور رسالہ سندھ کی نسبت حکم ہوا ہو کہ وہ بجائے رسالہ پونا کے برائے جنگ تیار رہے کیونکہ بمبئی میں آجکل جہازوں کی کمی ہو بمبئی اور پونا میں یہہ شہرت پھیلی کہ گورنمنٹ نے سر بارٹل فیر کو ہندوستان میں بلایا ہو تاکہ وے معاملات ہند کی خبرگیری کریں سر بارٹل فیر نے ہندوستان میں آنا منظور کر لیا ہو +

شملہ ۱۶۔ نومبر آجکے گزٹ آف انڈیا میں فوجی پے ماسٹروں کے حقوق کی نسبت قانون جاری ہوا ہو +

کرنل والٹن مستعفی کی جگہ میجر فرگس گریمیم صاحب فوج والنٹیر کلکتہ کمانڈنگ افسر مقرر ہوئے ہیں۔ رسالوں اور پلٹنوں کے برگیڈوں کے کمانڈنگ افسر جبتک اس کام پر مقرر ہیں وے برگیڈیر جنرل کے عہدہ پر تصور کئے جاینگے +

گورنر جنرل کشورہند قریب ایکماہ تک لاہور میں تشریف رکھیں گے بعدہ کلکتہ میں رونق افروز ہوں گے +

پیستھ ۱۵- نومبر- کونسل ہنگری کے میر مجلس نے سپیچ کی جسمیں اُنہوں نے بیان کیا کہ ہم چاہتے ہیں کہ عہدنامہ برلن کی شرایط تمام سلاطین یورپ کیطرف سے پوری تعمیل ہووے ورنہ جنگ کی حالت میں اسٹریا تنہا نہ رہیگی +

قسطنطنیہ ۱۷- نومبر- کونسل اعظم نے سلطان کو یہہ صلاح دی ہو کہ پیشتر اسکے کہ دیگر سلاطین یونان کے معاملات میں دخل دیویں اپنی طرف سے یونان کے بادشاہ کے ساتھہ صلح کی تجویز کریں- خیال کیا جاتا ہو کہ سلطان اس صلاح کو منظور کرینگے +

لنڈن ۱۷- نومبر اخبار مارننگ پوسٹ میں ایک مضمون حدود افغانستان و ہندوستان کی نسبت شایع ہوا ہو جس سے معلوم ہوا کہ اب حدودبندی میں تبدیلی ہوگی یعنے جلال اباد و کوہہ ہندوستان میں شامل کئے جاینگے اور کابل و قندھار و ہرات میں انگریزی ریزیڈنٹ مقرر ہونگے +

پلٹن نمبر ۲۴- کو جواب جزیرہ سیپرس میں ہو حکم ہوا ہو کہ وہ جبرالٹر کو جائے +

وہ تجویز جو ہوم گورنمنٹ کیطرف سے ہوئی تھی کہ اور توپ خانے ہندوستان میں بھیجے جاویں ملتوی رہی +

بمبئی ۱۹- نومبر شہزادگان برہما یعنے یونگ یان و یونگ اوک ریزیڈنسی کی طرف سے انگر کل شام کو رنگون میں پہنچے- اُنکے خاندان معہ فرزندان کی جمعیت ۷۰ ہو اور یہہ سب اسسٹنٹ ریزیڈنٹ کی محافظت میں ہیں +

روم ۱۷- نومبر آج ایک شخص نے شاہ اٹلی کو جبکہ شاہ شہر میں داخل ہونے کو تھے اُنکے ہلاک کرنے کے قصد سے خنجر سے زخمی کیا لیکن شاہ کی جان بچ گئی +

کونسل کے میر مجلس نے جو کہ اسوقت شاہ کے ہمراہ تھے مجرم کو پکڑا مجرم نے اُنکو بھی ضرب خنجر سے زخمی کیا اخرکار قاتل گرفتار کیا گیا- ابتک معلوم نہیں ہوا کہ یہہ اُسنے کسواسطے کیا ہو +

سینٹ پیٹرزبرگ ۱۷- نومبر روس کے تمام اخبارات کے ایڈیٹروں کو حکم ہوا ہو کہ دیگر سلاطین کی نسبت ایسے مضامین جنمیں کلمات سخت و نا ملایم ہوں اخبارات میں درج نہ کیا کریں کیونکہ یہہ امر زار کو پسند نہیں ہو +

لودیانہ

اس ہفتہ میں کچھہ کچھہ بیماری میں تخفیف نظر آتی ہو ہفتہ گذشتہ میں اموات بہت وقوع میں آئی تھیں ہفتہ ہذا میں نمبر اموات میں بھی تخفیف رہی ہو اگرچہ بیمار تندرست ہو ہو کر گرتے ہیں مگر سابق او حال میں بہت کچھہ فرق ہو +

موضع رپالوں سے جو مقدمہ بیرم کا صاحب ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس مرتب کرکے لائے تھے صاحب جوڈیشل اسسٹنٹ بہادر کے یہاں پیش ہوتا رہا اور تا حال زیر تجویز ہو +

ضلع میں محکمہ بندوبست کا کام جاری ہو گیا ہو مگر سنا جاتا ہو کہ کام اہستہ اہستہ چلتا ہو +

داروغہ اور محرران گذر ستلج جو بعلت غرق شدن کشتی معطل ہیں اُنکے اظہار لیئے گئے مگر حکم نہیں سنایا گیا دیکھا چاہیئے کیا حکم ہوتا ہو +

حکیم عزیزالدین صاحب کے آنے سے بھی یہاں کے بیماروں کو بہت کچھہ فایدہ پہنچا صحت یافتہ لوگونکا بیان ہو کہ اُنکی تشخیص بہت اچھی ہو + اسیطرح حکیم اکبر صاحب کی بھی شروع میں بہت کچھہ تعریفیں درباب تشخیص ہوا کرتی تھیں دیکھا چاہیئے کہ ان حکیم صاحب کا آخر انجام کیا ہوتا ہو +

برزادوں کے شمالی بازار کی سڑک بھی ممبران میونسپل کمیٹی کے رحم کے قابل ہو کیونکہ ایندہ و روندہ اُسکی بقیہ کنکروں کو ٹھوکروں سے اڑا اڑاے دیتے ہیں +

امریکن مشن پریس لودیانہ میں پادری کیلسو صاحب کے اہتمام سے چھپا